تفسیرِ نعیمی

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر: نعیمی کتب خانہ گجرات
مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات۔ پاکستان۔

اشرف التفاسیر

تفسیر نعیمی

جلد ۲

مفسّر

شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

نعیمی کتب خانہ

مفتی احمد یار خان روڈ

چوک پاکستان، گجرات۔

کتاب	تفسیر نعیمی پارہ دوم
مصنف	حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمتہ اللہ علیہ
ناشر	نعیمی کتب خانہ مفتی احمد یار خان روڈ، گجرات
تعداد	گیارہ سو
سال اشاعت	2005
ہدیہ	

تقسیم کار

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا گنج بخش روڈ، لاہور۔ فون:۔7221953

فیکس:۔7238010

پوتوں کے کام آگئی تو کیا حضور علیہ السلام کی عظمت سیدوں کے کام نہ آئے گی۔ حرم کے کبوتر قابل عزت ہیں کیونکہ یہ اسی کبوتر کی اولاد میں ہیں جس نے ہجرت کی رات غار ثور پر انڈے دیئے تھے تو کیا صاحب غار اور یار غار کی اولاد قابل حرمت نہ ہوگی ضرور ہوگی مگر شرط یہ ہے کہ سید بد عقیدہ نہ ہو ورنہ وہ سید ہی نہیں نیکوں کے کافر بیٹے کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل بھی کر دیا تھا۔ کافر اولاد کے لئے والدین کا صالح ہونا الٹا اثر دکھاتا ہے۔ دیکھو جب تک بنی اسرائیل سید ھے رہے تو ان سے فرمایا گیا: وَاَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (بقرہ:۴۷) میں نے تم کو تمام جہانوں پر برتری دی تھی کیوں صرف اس لئے کہ وہ اولاد انبیاء تھے مگر جب بنی اسرائیل نافرمان ہو گئے تو دنیا میں انہیں ذلیل و خوار کر دیا گیا۔ صاحبزادے اگر ٹھیک رہیں تو سب کے سردار اور اگر ٹیڑھے چلیں تو خوار جو زیادہ اور اونچے سے گرتا ہے وہ بہت چوٹ کھاتا ہے۔ خیال رہے کہ اسلام میں عظمت چار چیزوں سے ملتی ہے نسبت، خدمت، حکمت، (علم) عصمت (نیک اعمال) ہدی کا جانور اور صفا مروہ پہاڑ اور کعبہ بی بی ہاجرہ کی برکت سے شعائر اللہ بن گئے اور شعائر اللہ کی تعظیم داخل فی الدین ہے۔ یہ ہے نسبت کی بہار۔

تفسیر صوفیانہ: تکبر و بڑائی انسان کے ذاتی جوہر کھو دیتی ہے۔ علم و عمل تقویٰ و پرہیزگاری نیچوں کو اونچا کر دیتی ہے۔ دیکھو خاندان بنی اسرائیل نے اپنے کو بڑا و سروں کو حقیر جانا تو سلطنت سے محروم ہو گئے۔ غیر خاندانی طالوت علم و عمل کی وجہ سے صاحب تخت و تاج اور ان بڑوں کے افسر ہوئے کہ ان کے پاس کمال روحانی یعنی علم اور کمال جسمانی یعنی تقویٰ تھا ایسے ہی راہ سلوک طے کرنے والے کے علم و عمل کے دو بازو ضروری ہیں۔ فخر و تکبر حسب و نسب پر پھولنا محرومی کا باعث ہے۔ تیز بارش گلی کوچوں میں بہتی ہے مگر ناچیز قطرۂ سیپ میں پڑ کر موتی بنتا ہے کیونکہ اس نے اپنے کو حقیر جانا سیپ نے اسے رحمت سے پالا اور موتی بنا کر بادشاہوں کے تاج میں لگایا۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بلندی ازاں یافت کو پست شد   درے نیستی کوفت تاہست شد

یہ مت سمجھو کہ ادنیٰ سے ادنیٰ اور اعلیٰ سے اعلیٰ ہی پیدا ہوتے ہیں اللہ والے کی نگاہ سے ادنیٰ اعلیٰ بن جاتے ہیں اور اونچے لوگ بندگان خدا کی نگاہ سے گر کر نیچے ہو جاتے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے قابیل اور آذر بت پرست کے خاندان میں خلیل پیدا ہوتے ہیں اچھی غذا پاخانہ بنتی ہے اور گندا نطفہ انسان گوبر و خون کے درمیان سے دودھ نکلتا ہے۔ لہٰذا سلوک کی شرط اول سکوت ہے اور تواضع وانکساری اس کے ارکان۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ
اور فرمایا واسطے انکے نبی نے انکے کہ تحقیق نشانی انکے ملک کی یہ ہے کہ آئے گا تمہارے پاس صندوق بیچ اسکے سکون
اور ان سے انکے نبی نے فرمایا اسکی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ آئے تمہارے پاس تابوت جس میں تمہارے رب کی طرف

مِنْ رَّبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ

ہے طرف سے رب تمہارے کے اور باقی تبرکات اس سے کہ چھوڑے حضرت موسیٰ و حضرت ہارون نے اٹھائے ہونگے اسے

سے دلوں کا چین ہے اور کچھ بچی ہوئی چیزیں ہیں معزز موسیٰ اور معزز ہارون کے ترکہ کی اٹھاتے لائیں گے اسے

الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۲۴۸

فرشتے تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے

فرشتے بیشک اس میں بڑی نشانی ہے تمہارے لئے اگر ایمان رکھتے ہو

تعلق: اس آیت کا پچھلی آیتوں سے چند طرح تعلق ہے۔ **پہلا تعلق:** پچھلی آیت میں طالوت کی سلطنت دلائل سے ثابت کی گئی اب اس کی کھلی نشانی بتائی جارہی ہے جس سے ہر شخص ماننے پر مجبور ہو جائے۔ **دوسرا تعلق:** پچھلی آیت میں اہل علم کو طالوت کی سلطنت منوائی گئی اور اب ان عوام کو منوائی جارہی ہے جن میں دلائل پر غور کرنے کی قابلیت نہیں۔ **تیسرا تعلق:** پچھلی آیت میں اشارۃً وہ نشانیاں موجود تھیں جو سب نے نہ دیکھیں مثلاً طالوت کا قد عصا کے برابر ہونا اور بیت المقدس کے روغن کا جوش مارنا اب ان نشانیوں کا ذکر ہے جو سب کو نظر آئیں اور جس کے بعد سب لوگ انہیں بادشاہ ماننے پر مجبور ہو گئے۔ **تیسرا تعلق:** پچھلی آیتوں میں یہ ذکر تھا کہ حضرت اشمویل نے بنی اسرائیل کو سلطنت طالوتی دلائل سے بتائی اور ثابت کی جس سے ان میں سے اکثر کی تسلی نہ ہوئی اب اس آیت میں ارشاد ہو رہا ہے کہ آپ نے طالوت کی سلطنت مشاہدہ سے گویا دکھادی جس کے بعد کسی کو دم مارنے کی جگہ نہیں رہی بتانے کے بعد دکھانے کا ذکر ہو رہا ہے خیال رہے کہ عالم بتاتا ہے جس میں شک و شبہ ہو سکتا ہے شیخ دکھاتا ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں رہتی اسی لئے دنیا میں اللہ کی ذات و صفات وغیرہ کے لاکھوں منکر موجود ہیں کہ یہاں بتایا گیا ہے مرتے وقت سب مان لیں گے کہ وہاں سب کچھ دکھایا جاوے گا پھر بعض بدبخت دیکھ کر بھی نہیں جھکتے رب نے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت دکھادی مگر شیطان نہ جھکا۔

تفسیر: وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ یہاں ایک عبارت پوشیدہ ہے جس پر یہ معطوف ہے یعنی ان اسرائیلیوں نے طالوت کی سلطنت پر کھلی ہوئی نشانی طلب کی اور اس کے جواب میں ان کے نبی نے فرمایا اسی لئے یہ عبارت دوبارہ اشاد ہوئی ورنہ فقط واؤ عاطفہ کافی تھا۔ یہ عبارت پچھلی آیت میں آچکی ہے نیز وہاں دلائل بتائے گئے تھے اور اب نشانات دکھائے جارہے ہیں اس لئے وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ دوبارہ ارشاد ہوا۔ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ آیت کے معنی اور اقسام ہم پارہ الم میں بیان کر چکے یہاں بمعنی نشانی ہے ملک کے معنی مملکت بھی ہیں اور سلطنت بھی یہاں دوسرے معنی مراد ہیں تابوت کا مادہ توب ہے بمعنی رجوع کرنا اور لوٹنا گناہ سے رجوع کرنے کو بھی توبہ کہا جاتا ہے یہ اصل میں توبوت تھا واؤ الف سے بدلا بروزن رہبوت و رحموت صندوق اور پیٹی کو بھی اس لئے تابوت کہتے ہیں کہ اس میں بار بار کپڑے وغیرہ رکھے جاتے

ہیں۔ یہاں یہ ہی مراد ہیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تبت سے بنا بروزن فاعول ہے دوسری ت مادہ کی ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ ف اور لام کلمہ کا ایک جنس سے ہونا خلاف اصل ہے اس کی تاریخی تحقیق انشاء اللہ خلاصہ تفسیر میں ہوگی چونکہ اس صندوق کی طرف بنی اسرائیل ہر دعا ہر مصیبت ہر حاجت ہر جنگ میں رجوع کرتے تھے کہ اس کی برکت سے دعائیں کرتے تھے مصیبتیں دفع کرتے تھے جنگ میں اسے آگے رکھتے تھے اس لئے اسے تابوت یعنی بار بار لوٹنے کی جگہ کہتے تھے۔ اگرچہ یہ صندوق طالوت کے پاس آیا تھا مگر چونکہ بنی اسرائیل بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور انہیں کا اطمینان مقصود تھا اسی لئے یاتیکم فرمایا گیا یعنی طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس ایک صندوق آئے گا۔ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ضمیر کا مرجع یا تو تابوت ہے یا تابوت کا آنا۔ سَكِينَةٌ سَكَنٌ سے بنا بمعنی حرکت کے بعد ٹھہر جانا۔ اس کو سکون بھی کہتے ہیں یہ بروزن فعيلةٌ ہے۔ جیسے قضيةٌ بقيةٌ و عزيمةٌ یہاں سکون قلبی اور چین و اطمینان مراد ہے یعنی اس تابوت میں تمہارے قلبوں کو چین و سکون حاصل ہوگا۔ اس میں قرار قلب کا سامان ہوگا۔ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَاٰلُ هٰرُوْنَ اگر پچھلے جملہ میں سکینہ سے سکون کے اسباب مراد ہوں تو یہ عطف تفسیری ہے ورنہ علیحدہ چیز یہاں آل یا تو بمعنی متبعین ہے۔ جیسے آل فرعون اور اس سے وہ انبیاء بنی اسرائیل مراد ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہوئے۔ یا خود ان کی ذات شریف مراد ہے جیسے حضور علیہ السلام نے ابو موسیٰ اشعری کے لئے فرمایا کہ ان کو آل داؤد کی آواز دی گئی یعنی خود داؤد علیہ السلام کی۔ اور ہو سکتا ہے کہ آل زائدہ ہو مگر دوسری تفسیر زیادہ قوی ہے (کبیر و معانی و روح وغیرہ) یعنی اس صندوق میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے چھوڑے ہوئے کچھ تبرکات بھی ہوں گے مگر وہ صندوق خود نہ آئے گا بلکہ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ یہ جملہ تابوت کا حال ہے۔ اور ملائکہ سے فرشتوں کی ایک خاص جماعت مراد ہے۔ یا تو سب ہی فرشتے اٹھا کر لائے تھے اور یا ایک فرشتہ اٹھائے ہوئے تھا اور باقی اس کے ساتھ جلوس کی شکل میں تھے یا یہ صندوق کسی اور چیز پر آیا تھا۔ اور تعظیم کے لئے فرشتے ساتھ تھے۔ بہر حال فرشتوں کا ساتھ ہونا اظہار عظمت کے لئے ہے یعنی اس صندوق کو فرشتوں کی جماعت اٹھائے گی۔ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ ظاہر یہ ہے کہ یہ کلام بھی انہی پیغمبر کا ہے اور ہو سکتا ہے کہ رب کا فرمان ہو ذالك سے یا تو صندوق کی طرف یا اس کے آنے کی طرف یا سارے واقعہ کی طرف اشارہ ہے لَاٰيَةً کی تنوین تعظیمی ہے یعنی اے اسرائیلو اس تابوت کے آنے میں طالوت کی سلطنت کی تمہاری لئے بڑی نشانی ہے۔ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ظاہر یہ ہے کہ ایمان سے اصطلاحی ایمان مراد ہے اور ممکن ہے کہ بمعنی تصدیق ہو یعنی اگر تم ایماندار ہو۔ تو اس معجزہ کو مان لو۔ یا اگر تم میں تصدیق کا مادہ ہے تو یہ صندوق کی نشانی دیکھ کر طالوت کی سلطنت کا اقرار کر لو اور اگر رب کا کلام ہے جس میں سارے مسلمانوں سے خطاب ہے تو مطلب یہ ہے کہ اے مسلمانو اگر تم میں ایمان کا نور ہے تو اس واقعہ تابوت میں تمہارے لئے بہت سی نشانیاں جن سے تم متعدد ایمانی مسائل ثابت کر سکتے ہو اور اگر ایمان کے نور سے دل دماغ خالی ہے تو تاویلیں اور تحریفیں ہی کرو گے اس آیت کے مسائل انشاء اللہ فوائد میں عرض ہوں گے۔

خلاصہ تفسیر: بنی اسرائیل نے حضرت اشمویل علیہ السلام کی تمام تقریر سن کر عرض کیا کہ طالوت کی سلطنت کا کوئی ظاہر تمغہ بھی دکھائیے جس سے سب کے دل کو اطمینان ہو جائے تو آپ نے فرمایا کہ اچھا اس کی خاص نشانی یہ ہے کہ تمہارے سامنے طالوت کے پاس ایک صندوق آئے گا جس کے آنے سے قدرتی طور پر تمہاری گھبراہٹ جاتی رہے گی اور دلوں کو چین اور سکون حاصل ہو گا اور اس وقت جو تم کو طالوت کی سلطنت کی طرف سے کچھ تردد ہے۔ وہ جاتا رہے گا۔ یا آئندہ ہر گھبراہٹ کے موقعوں پر تمہیں اس کے سبب سکون قلبی نصیب ہوا کرے گا جنگ میں اس کی برکت سے فتح میسر ہو گی لڑائی میں فتح کا راز سکون قلبی ہے جس لشکر کے اوسان بگڑ جائیں وہ مار کھا جاتا ہے یا تمہیں آزمائش ہے کہ گزشتہ زمانہ میں اس تابوت میں تمہارے لئے سکون رہا ہے کہ تم ہر موقعہ پر اس کی برکت سے چین و سکون پاتے تھے مگر دوسری تفسیر قوی ہے کہ آئندہ سکونوں کی اس میں پیش گوئی ہے غرض کہ فِيهِ سَكِينَةٌ میں تین تفسیریں ہیں سکون تھا سکون ہے سکون ہو گا۔ اسی میں حضرت موسیٰ و ہارون علیہم السلام کے چھوڑے ہوئے کچھ تبرکات ہیں کچھ تو خود ان کی اپنی چیزیں جیسے عصا و عمامہ وغیرہ اور کچھ وہ چیزیں جنہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی برکت کے لئے اپنے پاس رکھتے تھے جیسے انبیاء کرام کی تصاویر اور تعظیم کے لئے ملائکہ بھی بشکل جلوس اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے اے اسرائیلیو! اس سے بڑھ کر اب کون سی نشانی چاہتے ہو اگر تم میں ماننے کا مادہ ہے تو یہ تو بہت بڑی نشانی ہے خیال رہے کہ تابوت لانے والے فرشتے ان بنی اسرائیل کو نظر نہ آتے تھے۔ صرف حضرت شمویل علیہ السلام نے انہیں دیکھا تھا۔ کیونکہ کوئی شخص فرشتوں کو ان کی اصلی شکل میں نہیں دیکھ سکتا اور اگر انسانی شکل میں آتے تو بنی اسرائیل جیسی سرکش قوم پھر الزام لگا دیتی کہ ان آدمیوں سے طالوت کی کوئی سازش ہے یہ ہو سکتا ہے کہ نبی کی آنکھ غیب کی چیز دیکھ لے اور حاضرین مجلس نہ دیکھ سکیں حضور ﷺ نے نماز پڑھاتے ہوئے جنت دوزخ کو دیوار قبلہ میں ملاحظہ فرمالیا مگر کوئی مقتدی نہ دیکھ سکا۔

تابوت سکینہ

تابوت کے متعلق کہ وہ کیسا تھا اور کب سے ہے اور اس میں کیا کیا چیزیں تھیں۔ مفسرین کے چند قول ہیں جن میں سے ہم تحقیقی بات عرض کرتے ہیں جس پر تفسیر کبیر وغیرہ نے اعتماد کیا اور احادیث سے اس کی تائید ہوئی اور خزائن عرفان نے اسی کو لیا وہ یہ ہے کہ یہ تابوت شمشاد کی لکڑی کا صندوق تھا جس پر سونے کی چادر چڑھی ہوئی تھی۔ جس کا طول تین ہاتھ اور عرض دو ہاتھ تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اس میں انبیاء کرام اور ان کے مکانات کی تصویریں تھیں اور آخر میں حضور سید الانبیاء ﷺ اور آپ کے دولت خانہ کی تصویر ایک سرخ یاقوت میں تھی کہ حضور بحالت نماز قیام میں ہیں اور آپ کے گرد صحابہ کرام ہیں۔ یہ صندوق حضرت آدم علیہ السلام سے وِرَاثَةً انبیاء کرام میں منتقل ہوتا ہوا حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا۔ آپ اس میں توریت شریف بھی رکھتے تھے اور اپنا خاص سامان بھی چنانچہ اس میں توریت کی تختیوں کے ٹکڑے اور ... آپ کے کپڑے اور نعلین شریف